حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز اللہ آبادی

مقالات :

قسط (۲)

تحفۂ معراج کی اہمیت

تحفۂ معراج یعنی نماز کے لیے قلبی طہارت کی طرح بدنی طہارت بھی ضروری ہے۔ اور بدنی طہارت صرف میل کچیل اور نجاست سے پاک ہونا نہیں، بلکہ اس کا ایک روحانی پہلو بھی ہے۔ آئندہ سطور میں ہم اس کی تفصیل درج کرتے ہیں، جسے پڑھ کر قارئین کو اندازہ ہوگا کہ نماز کس طرح ایک نمازی کا تزکیۂ نفس کرتی اور اسے روحانیت کے بلند مرتبہ پر فائز کرتی ہے۔

بدنی طہارت

انسان اور حیوان کے درمیان ما بہ الامتیاز چیز حیاء ہے۔ اگر انسان میں حیاء ہے تو وہ مومن ہے ___ ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"انّ الحیاء من الایمان" (بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ باب الرّفق والحیاء وحسن الخلق)

"حیاء ایمان میں سے ہے"

بلکہ ایک موقع پر جب آپؐ کے سامنے حیاء کا ذکر کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا:

"ھو الدّین کلّہ" (بخاری، عن قرہ بن ایاسؓ)

"یہ (حیاء) مکمل دین ہے"

نیز فرمایا:

انّ ممّا ادرک النّاس من کلام النبوۃ الاولیٰ اذا لم تستحی فاصنع ماشئت"

(بخاری، حوالہ ایضاً)

"نبوتِ اولیٰ کے کلام میں سے لوگوں نے یہ کلام پایا ہے کہ جب تو حیاء نہ کرے، تو جو چاہے کرے (یعنی پھر تو آزاد ہے)"!

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"استحیوا من اللہ حقّ الحیاء"

"اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو، جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔"

صحابہ کرامؓ نے وضاحت چاہی تو آپؐ نے فرمایا:

"من استحیٰی من اللہ حقّ الحیاء فلیحفظ الرّاس وما وعیٰ ولیحفظ البطن وما حویٰ۔ الحدیث"! (مشکوٰۃ باب تمنّی الموت)

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے کما حقہٗ حیاء کرنا چاہے تو اسے اپنے سر اور پیٹ اور ان سے متعلقہ چیزوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔"

آنکھ کی حفاظت:

مثلاً آنکھ سر کا حصّہ ہے، جس سے تمام برائیاں جنم لیتی ہیں۔ علامہ ابن القیم الجوزیؒ[1] فرماتے ہیں ؎

کلّ الحوادث مبدأھا من النّظر ومعظم النّار مستصغر الشّرر

کم نظرۃٍ بلغت فی قلب صاحبھا کمبلغ السّھم بین القوس والوتر

یسرّ مقتلتہٗ ماضرّ مھجتہ لا مرحبًا بسرورٍ عاد بالضّرر

"جملہ آفات نظر بازی سے شروع ہوتی ہیں، بڑی آگ چھوٹے چھوٹے شعلوں سے ہی بھڑکتی ہے۔"

"بسا اوقات نظر بازی دل میں اس طرح سرایت کرتی ہے جس طرح کہ تیر، کمان اور تانت میں ہوتا ہے۔"

"اس کی آنکھ ایسی چیز سے خوش ہو رہی ہے جو اس کے لیے وبالِ جان ہے۔ یہ وقتی خوشی اسے مبارک نہ ہو جو سراسر نقصان کا باعث ہے۔"

نظر بازی میں سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ اس سے حسرت وافسوس، رنج و غم اور دلی سوزش پیدا ہوتی ہے، اور ان چیزوں کے علاوہ ناظر کو اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ نظر ایک ایسا

---

[1] "الجواب الکافی لمن سأل عن دواء الشّافی" لابنِ قیمؒ۔

تیر ہے جو منظور الیہ کو نہیں لگتا، ہاں بلکہ خود ناظر کو ہی مجروح کر دیتا ہے ؎

یارامیا بسھام اللحظ مجتھدا ۔۔۔ انت القتیل بما ترمی فلا تصب
وباعث الطرف یرتاد الشفاء لہٗ ۔۔۔ احبس رسولك لا یاتیك بالعطب

" اے نظروں کی تیر اندازی میں کوشش کرنے والے، ان تیروں سے تو خود ہی گھائل ہو گا "

" اے نظر باز، تو جس چیز سے اپنی شفاء اور حاجت روائی کا متلاشی ہے، اس سے تجھے کچھ حاصل نہ ہو گا ــــ اپنے قاصد کو روک، کہیں یہ تجھے ہلاک نہ کر دے "!

بہرحال نظر بازی کے فتنے کا کوئی ذی شعور انکار نہیں کر سکتا۔ اسی لیے قرآنِ حکیم نے اس سے متوقع فتنوں سے بچنے کے لیے غضِ بصر کا حکم دیا ہے[1]، تاکہ کوئی مسلمان اس بناء پر زنا ایسی قبیح حرکت میں مبتلا ہو کر اپنی نماز ضائع نہ کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کو فواحش سے تعبیر فرمایا[2]، جب کہ نماز کی صفت " تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ "[3] ہے۔

فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی خوبصورت اجنبی عورت کو بہ نظرِ شہوت دیکھے تو روزِ قیامت اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا :

" من نظر الی محاسن امرأۃ اجنبیۃ عن شھوۃ صُبّ فی عینیہ الاٰنك یوم القیامۃ " (درایہ)

زبان کی حفاظت :

اسی طرح زبان سے بھی کئی گناہ صادر ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] " وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ۔ الاٰیۃ "!
" اور مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں " (النور : ۳۰ ــــ اگلی آیت ۳۱ میں یہی حکم مومن عورتوں کو بھی ہے)

[2] " وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً " (بنی اسرائیل : ۳۲)
" اور زنا کے قریب نہ بھٹکو کہ وہ بے حیائی ہے "

[3] العنکبوت : ۴۵

وسلم نے فرمایا:

"مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بين لحييه وما بين رجليه اضمنْ له الجنّة"

(صحیح بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ عن سہل بن سعد رضؓ)

"جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی (حفاظت کی) ضمانت دے، میں اس کے لیے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں"

اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام انسانی اعضاء زبان کے تابع ہوتے ہیں اور ہر روز بہ صبح کے وقت زبان سے یوں گویا ہوتے ہیں:

"اتّقِ الله فينا فانّما نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعْوججنا" (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ - عن ابی سعیدؓ)

"ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ کہ ہم تیرے تابع ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی تیرے ساتھ ٹیڑھے ہوجائیں گے"

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک کو پکڑ کر حضرت معاذؓ سے فرمایا تھا:

"کُفَّ عليك هٰذا" یعنی "اسے قابو میں رکھ!"

حضرت معاذؓ نے عرض کی "کیا ہم پر اپنی باتوں کی وجہ سے گرفت ہوگی؟" تو آپؐ نے فرمایا:

"ثكلتك امّك يا معاذ وهل يكبّ الناس فى النّار على وجوههم او على مناخرهم الّا حصائدُ السنتهم"

(احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الایمان)

"اے معاذؓ! تیری ماں تجھے گم پائے، لوگ اپنی زبانوں سے کہی ہوئی باتوں کی بناء پر ہی تو اپنے منہ یا ناک کے بل آگ میں گریں گے"

جب کہ ایک شخص کو آپؐ نے یوں نصیحت فرمائی:

"واخزن لسانك الّا من خير فانّك بذالك تغلب الشيطان"

(طبرانی عن ابی سعید الخدریؓ)

یعنی اپنی زبان کو بچائے رکھ، ہاں مگر اس سے اچھی بات ہی کہہ، یوں تم شیطان پر غالب رہو گے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زبان کی حفاظت کی بڑی تاکید فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:

"من صمت نجا" (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی۔ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان)

"خاموشی میں نجات ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ (بری بات کہنے سے) خاموش رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے:

"مقام الرّجل بالصّمت افضل من عبادة ستّين سنة"

(مشکوٰۃ باب حفظ اللّسان)

اس کے برعکس جو شخص کذب بیانی میں گرفتار ہے، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وعید آئی ہے (آلِ عمران: ۶۱) اور وہ عذابِ الیم کا سزاوار ہے (البقرۃ: ۱۰) سورۂ مومن میں ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ" (آیت: ۲۸)

"بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والے جھوٹے شخص کو ہدایت عطا نہیں فرماتے۔"

جب کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے تو ملائکہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے کوس بھر دور چلے جاتے ہیں:

"اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلاً من نتن ما جاء به"

(مشکوٰۃ باب حفظ اللّسان)

ایسے جھوٹے شخص کے لیے جو لوگوں کو محض ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ویل (جہنم) کی وعید سنائی ہے:

"ويل لمن يحدّث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له"

(ایضاً)

کیونکہ جھوٹ بولنے والا مومن نہیں رہتا (ایضاً) بلکہ منافق ہوتا ہے (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ عن ابی هريرة رض) جب کہ منافقین کے بارے میں قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا:

"اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ" (النّسآء: ۱۴۵)

"منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔"

(جاری ہے)